سوال

(197)طریقہ شاذلیہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث العلمیہ والافتاء کی فتوی کمیٹی کے سامنے یہ سوال پیش کیا گیا جو عزت مآب ڈائریکٹر جنرل کی خدمت میں پیش ہوا تھا اور جس کا مضمون یہ ہے کہ فرقہ شاذلیہ سے وابستہ لوگ نماز پڑھتے ہیں نہ روزہ رکھتے ہیں اور نہ ہی زکوۃ ادا کرتے ہیں اپنے مرشد جیسے یہ سیدنا ''کہہ کر پکا راتے ہیں کے بارے میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ رب کے قائم مقام ہے وہی آخرت کے دن ان کا کفیل ہوگا اس نے ان کے دنیا کے ہر عمل کو معاف کر دیا ہے یہ لوگ ہر ہفتہ سوموار اور جمعہ کی رات جمع ہوتے ہیں ؛ میرا باپ مجھے اس فرقہ کے ساتھ وابستگی پر مجبور کرتا ہے اور جب میں روزہ رکھوں یا نماز پڑھوں تو وہ ناراض ہوتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ ہمارے سید نے ہمارے لئے سب کچھ معاف کر دیا ہے اس نے ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا ہے یعنی ہم یقینی طور پر جنتی ہیں لیکن میں جا نتا ہوں کہ اس کی یہ بات یقینی غلط ہے کیونکہ وہ ہمارے جیسا انسان ہی ہے لہذا میری رہنمائی فرمایئے کہ میں کیا کروں ؟ میں جا نتا ہوں کہ اللہ میرا رب ہے ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور اسلام میرا دین ہے میں اسلام کے ارکان خمسہ کی بھی پا بندی کرتا ہوں لیکن اگر میں اپنے باپ کی اطاعت کروں تو اپنے رب کے احکام کا مخالف ٹھہروں گا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ۔

فَلا تَقُل لَهُما أُفٍّ وَلا تَنهَرهُما وَقُل لَهُما قَولًا كَريمًا ﴿٢٣﴾... سورة الاسراء

ان کو اف تک نہیں کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا ''

اور اگر میں اپنے باپ کی اطاعت نہ کروں تو مجھ سے ہمیشہ ناراض رہے گا اور مجھ سے جھگڑتا رہے گا کہ میں اس طریقہ کو کیوں اختیار نہیں کرتا دوسری طرف میری حالت یہ ہے کہ میں اپنے لئے کچھ کما نہیں سکتا میری والدہ کے سوا خاندان میں کوئی نہیں اور کوئی میری مدد بھی نہیں کر سکتا لہذا براہ کرم میری راہنمائی فرمائیں کہ میں اپنے رب کو کس طرح راضی کروں اور اپنے باپ کی ناراضی سے کس طرح بچوں نماز روزے یا صحیح الفاظ کے مطابق دین اسلام ہی کا مخالف ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے اس سوال کا حسب ذیل جواب دیا کہ ؛اگر امر واقعہ اس طرح ہے تم نے ذکر کیا ہے کہ تمہارا والد اور اس کے ساتھ اس طریقہ میں شامل لوگ نماز پڑھتے ہیں نہ روزے رکھتے ہیں اور اعتقاد یہ رکھتے ہیں کہ ان کا سید یا شیخ رب کے قایم مقام ہے ۔ جوان کے لئے جنت کا ضامن ہے اور وہ ان کے تمام برے اعمال کو معاف کر دے گا تو وہ کافر ہیں اگر تمہارا باپ تمہیں ان میں شامل ہونے کا حکم دے اور نماز روزے کی پابندی سے منع کرے تو اس کی بات بالکل نہ مانو کیونکہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے بلکہ کے حکم کی اطاعت کیجیے اور اس کی نافرمانی سے اجتناب کیجیے اور حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ پر عمل کے مطابق دنیا کے کاموں میں ان کے ساتھ شریک رہے

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ١٤ وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ١٥ ... سورة لقمان

اور ہم نے انسان کوجسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی) اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اسے) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اور اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا ہاں دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا اور جو شخص میری طرف رجوع کرے اس کے راستے پر چلنا پھر تم کو میری طرف لوٹ کر آنا تو جو کام تم کرتے رہے ہو میں سب سے تم کو آگاہ کر دوں گا؛؛ آپ سچے مومن لوگوں کے ساتھ رہ کر ان عقائد کو اختیار کیجیے جن کے اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے جن کی وضاحت فرمائی ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کیجیے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جو تکلیف آئے اسے برداشت کیجیے اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کے راستہ پر چلیئے کہ یہی راستہ بہتر اور انجام کے اعتبار سے بھی بہت اچھا ہے فرقہ شاذلیہ کے لوگوں کو چھوڑ دیجیے کیونکہ کہ ڈر ہے کہ یہ لوگ آپ کو گمراہ کر دیں گے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے روزی کمانے کا کوئی زریعہ پیدا فرما دے گا جس سے آپ زندگی بسر کر سکیں گے کیونکہ رزق تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے آپ کے والد کے ہاتھ میں ہے نہ کسی اور انسان کے ہاتھ میں

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38